طوفان میں گھرے ہونے کی حالت میں، زمین و آسمان کے خالق و حکمران اور امن و جنگ دونوں پر قدرت رکھنے والے مالک حقیقی اور زندگی و موت پر بلاشرکتِ غیرے، تصرف رکھنے والے آقا سے اپنے تعلق و رویہ پر نظر ثانی کی ضرورت محسوس کی؟ اس کی نافرمانی چھوڑ کر، اطاعت اور اس کی حدود شکنی کی بجائے احکام کی پابندی کا رویہ اختیار کیا؟

کیا ہمارے کاروبار میں دیانت، وعدوں کی وفا، لین دین میں سچائی اور عدل کا عنصر بڑھا اور خیانت، بدعہدی، جھوٹ اور ظلم و ناانصافی میں کوئی کمی واقع ہوئی؟

کیا ہم نے خطرات کے بھنور میں، کشتیٔ حیات کو ڈانواں ڈول، دیکھ کر، آپس میں اتفاق، اخلاص، محبت ایک دوسرے سے ہمدردی مصائب و مشکلات پر قابو پانے کے لیے اختلافات کو کم کرنے اور اسلامی اخوت کے رشتے کو مستحکم کرنے کے لیے کچھ کیا؟

اس سب کچھ کا جائزہ لینے کے لیے ہمیں اپنے گریبان میں جھانکنا ہوگا۔ اپنے کردار و عمل کا محاسبہ کرنا ہوگا۔ انفرادی سطح پر بھی اور اجتماعی نقطۂ نظر سے بھی، پھر محاسبے کے بعد اپنے روز و شب کو اس انداز میں بدلنا ہوگا۔ اور کاروبارِ حیات کو اس نہج پر چلانا ہوگا کہ آنے والے خطرات سے تحفظ کی ضمانت خالقِ کائنات سے مل سکے اور اس کا فقط ایک ہی طریقہ ہے۔

ادخلوا فی السلم کافۃ ۔ (اسلام میں پورے کے پورے داخل ہو جاؤ)

یہی نجات کی راہ ہے اور اسی میں رازِ زندگی پنہاں ہے۔ ورنہ ع

"تمہاری داستاں تک بھی نہ ہوگی داستانوں میں"

افغانستان جو روسی افواج کے انخلاء اور ان کی کٹھ پتلی حکومتوں کے زوال کے بعد سے خانہ جنگی لوٹ مار، خون ریزی غارت گری اور بدامنی کا گہوارہ بن چکا تھا جس کے پس منظر میں بیرونی طاقتوں اور اسلام دشمن قوتوں کے لمبے ہاتھ تھے جہاد اسلامی کے برکات اور ثمرات کی تاراجی اسرائیل، بھارت ماسکو اور واشنگٹن کے اتحاد کا قدرِ مشترک ہے اصلاحی قوتیں مایوس اور اسلام پسند عناصر دل برداشتہ ہو گئے تھے مگر قدرت کے ہر کام اور تکوینی نظام میں ان کی اپنی حکمتیں اور مصلحتیں کارفرما ہوتی ہیں۔ بسا اوقات شر میں خیر اور تخریب میں تعمیر کے پہلو نکل آتے ہیں اس باہمی خانہ جنگی میں بھی فاسد مادہ کا ازالہ، اور گندے ناسوروں کی بیخ کنی مقصود تھی مستقبل کے لیے مخلصین و مصلحین ایماندار اور اسلامی قیادت اور منافق و غاصب ظالم و جابر اور درندہ صفت اور مفسد قیادت کے درمیان امتیاز

کرانا مقصود تھا۔ چنانچہ خدائے غالب وحکیم کی قدرت کا ایک منظر اب یہ سامنے آرہا ہے کہ قندھار، ہلمند، قلات اور غزنی جیسے اہم صوبوں میں علماء، مشائخ اور دینی مدارس کے طلبہ شریعت یا شہادت کا پروگرام لے کر میدانِ عمل میں آگئے ہیں۔ ڈیڑھ ماہ کے قلیل عرصہ میں ہیٹروں ڈاکوؤں، غاصبوں، قاتلوں اور رہزنوں کا صفایا کرکے چاروں صوبوں میں مکمل کنٹرول حاصل کرلیا ہے۔ اسلامی عدالتیں، اسلامی نظم ونسق، امن و امان، عدل و انصاف سے معمور رحمت کی ہوائیں چل رہی ہیں۔

جامعہ دارالعلوم حقانیہ کے قدیم فضلاء، فارغ التحصیل علماء اور اب یہاں پڑھنے والے طلبہ بھی اس میدانِ عمل میں گوئے سعادت کے حصول میں آگے آگے بڑھ رہے ہیں۔ قیامِ امن اور نفاذِ شریعت کی اس تازہ جہادی مہم میں شریک ہونے والے حقانیہ میں پڑھنے والے طلبہ کے لیے بھی حضرت مہتمم صاحب مدظلہ العالی نے خصوصی مراعات کا اعلان کیا ہے۔

خدا کرے کہ کابل میں برسرپیکار گروہ بھی ان کی تقلید کرتے ہوئے قیامِ امن کے لیے پیش رفت کریں ورنہ یہ چنگاری بھڑکے گی ظلم وستم، جبر و استبداد، قتل و غارت گری، لوٹ مار، حصولِ اقتدار، منافرت اور مفادات کے تمام محلات جلاکر خاکستر کر دے گی۔

(عبدالقیوم حقانی)

مسلمانانِ ملت سے اپیل

تمام مسلمانوں، اہلِ دین، اہلِ علم اور زعماءِ قوم سے اپیل ہے کہ ملاکنڈ اور باجوڑ ایجنسی میں جاری نفاذِ شریعت کی جدوجہد میں مجاہدین کی حمایت سرپرستی اور اخلاقی تعاون جاری رکھیں۔ اگر خدانخواستہ نفاذِ شریعت کی یہ تحریک کچل دی گئی تو آئندہ جہاد اور اسلامی انقلاب کا کوئی نام لینے والا نہ رہے گا۔ دین وشریعت اور نفاذِ اسلام کی جدوجہد تمام امت کا مشترکہ پلیٹ فارم ہے تمام مسلمانوں کو اس پر اجتماع واتحاد کی دعوت ہے۔

عبداللہ اظہر: دارالعلوم رحمانیہ درگئی ملاکنڈ ایجنسی۔